حدیثِ قرطاس:

حضرت ابنِ عباس سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا اور گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا: "لاؤ، میں تمہارے لیے ایک دستاویز لکھ دوں، اگر تم اس پر چلتے رہے تو پھر تم گمراہ نہ ہو سکو گے"۔ اس پر (حضرت عمر) نے کہا نبی کریمؐ پر بیماری کی سختی ہو رہی ہے، تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پھر گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا، بعض نے یہ کہا کہ نبی کریمؐ کو کوئی چیز لکھنے کی دے دو کہ اس پر آپؐ ہدایت لکھوا دیں اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ بعض لوگوں نے اس کے خلاف دوسری رائے پر اصرار کیا۔ جب شور و غل اور نزاع

زیادہ ہوا تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ **یہاں سے جاؤ**۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ ابنِ عباس کہتے تھے کہ **مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شور کر کے آپؐ کو وہ ہدایت نہیں لکھنے گی۔**

(صحیح بخاری، جلد 4، صفحہ 441، حدیث 4423)

کچھ صحابی حوضِ کوثر سے دور:

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **"حوضِ (کوثر) پر میرے صحابہ کی ایک جماعت آئے گی۔ پھر انہیں اس سے دور کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں یہ الٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے"**

(صحیح بخاری، جلد 6، صفحہ 122، حدیث 6586)

پنجتن پاکؑ:

حضرت عائشہ نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت نکلے، آپؐ کے جسد اطہر پر کجاووں کے نقوش والی کالی اون کی ایک موٹی چادر تھی۔ حضرت حسنؑ آئے تو وہ بھی اندر داخل ہو گئے، پھر حسینؑ آئے تو وہ بھی اندر داخل ہو گئے، پھر فاطمہؑ آئیں تو انہیںؑ بھی اندر

لے لیا، پھر حضرت علیؑ آئے تو انہیں بھی اندر لے لیا، پھر فرمایا:(یہ آیت پڑھی): إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ ترجمہ: اے اہل بیتؑ! اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس (آلودگی) کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔

(سورۃ الاحزاب، آیت 33)(صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 578، حدیث 6261)

بکیر بن مسمار نے عمار بن سعد ابن ابی وقاص سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت سعد کو حکم دیا، کہا: **(سعد) آپ کو اس سے کیا چیز روکتی ہے کہ آپ ابو تراب (حضرت علی بن ابی طالبؑ) کو برا کہیں۔** (سعد) نے جواب دیا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (حضرت علیؑ) سے کہیں تھیں میں ہرگز انہیں برا نہیں کہوں گا۔ ان میں سے کوئی ایک بات بھی میرے لیے ہو تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہو گی۔

(پہلی بات) میں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا، آپؐ ان سے (اس وقت) کہہ رہے تھے جب آپؐ ایک جنگ میں ان (علیؑ) کو پیچھے چھوڑ کر جا رہے تھے اور علیؑ نے ان سے کہا تھا: اللہ کے رسولؐ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: **تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہارا میرے ساتھ وہی مقام ہے جو حضرت ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا، مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔**

(دوسری بات) اسی طرح خیبر کے دن میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا: **اب میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں۔** (سعد نے کہا) پھر ہم نے اس بات (کا مصداق جاننے) کیلئے اپنی گردنیں اُٹھا اُٹھا کر (ہر طرف) دیکھا اور رسولؐ اللہ نے فرمایا: **علیؑ کو میرے پاس لاؤ۔ انہیں شدید آشوبِ چشم کی حالت میں لایا گیا۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا انہیں عطا فرمایا دیا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔**

(تیسری بات) اور جب یہ آیت اتری: فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿٦١﴾ ترجمہ: (اے پیغمبرؐ) اس معاملہ میں آپؐ کے پاس صحیح علم آجانے کے بعد جو آپؐ سے حجت بازی کرے تو تو آپؐ ان سے کہیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو پھر مباہلہ کریں (بارگاہِ خدا میں دعا و التجا کریں) اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں۔

(سعد نے کہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔

(سورۃ آلِ عمران، آیت 61)(صحیح مسلم جلد 4، صفحہ 559، حدیث 6220)

حق چار یار:

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے **مجھے چار حضرات سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے، اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔** عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ وہ کون کون ہیں؟ فرمایا: **ان میں سے ایک علیؑ، ان میں سے ایک علیؑ، ان میں سے ایک علیؑ ہیں (تین بار فرمایا) پھر فرمایا: اور ابوذر، سلمان، مقداد۔**

(سننِ ابنِ ماجہ جلد 1، صفحہ 208، حدیث 149)